# 96614 ـ شراب كے گلاس كو قلعی كرنا اور اللہ عزوجل كی شان ميں گستاخياں كی جانے والے ہوٹل ميں ملازمت كا حكم

## سوال

ميں فلسطين كے قدس شہر ميں رہائش پذير ہوں، اور ايك يہودی مالك كے ہوٹل ميں ملازمت كی جہاں شراب پيئے جانے والے گلاسوں اور ہوٹل كی ڈشيں اور برتن صاف كرنے كرتا رہا ہوں، آپ پر يہ تو كوئی مخفی نہيں كہ يہوديوں كے ہوٹل ميں بہت ہی كم ہوتا ہے كہ وہاں نشہ آور اشياء يا شراب كے ساتھ بنی ہوئی اشياء، يا شراب كا نبيذ نہ ہو، اس كے ليے علاوہ اور دوسرے گرم مشروبات اور اشياء بھی فروخت ہوتی ہيں.

ميں دوران ملازمت ان اشياء كو اٹھانے سے اجتناب كرتا رہا ہوں حالانكہ بعض معصيت اور نافرمانی ميں ڈوبے ہوئے مسلمان ان اشياء كو اٹھاتے يا نوش كرتے، ليكن ميں شراب پينے والے گلاس تو صاف كرتا رہا ہوں، ـ يہ گلاس خالی تو نہيں ہوتے بلكہ ان ميں كچھ نہ كچھ ہوتا جسے ميں انڈھيل كر گلاس دھو ديتا ـ اور اسی طرح ميں ان اشياء كی تياری ميں استعمال ہونے والے آلات اور برتن بھی صاف كرتا تھا. آپ سے گزارش ہے كہ ميرے درج ذيل سوالات كا جواب عنائت كريں:

1 ـ كيا جن آلات اور اشياء كا اوپر بيان ہوا ہے اور شراب والےگلاس دھونا جائز ہے يا نہيں ؟

2 ـ كيا نشہ آور اشياء فروخت ہونے والی جگہ اور جہاں معصيت ميں لتھڑے ہوئے مسلمانوں كو گناہ سے منع نہ كر سكنے ہووہاں ملازمت كرنی جائز ہے، يہ علم ميں رہے كہ حق بيان نہ كرنے والا گونگا شيطان ہوتا ہے ؟

اس پر مستزاد يہ كہ اگر وہ گنہگار شخص ان اشياء كو نہيں اٹھائيگا يا دوسرے لوگ بھی دين پر عمل كرنے والے ہوں تو پھر مجھے شراب وغيرہ كو اٹھانے پر مجبور ہونا پڑےگا، يا پھر ملازمت چھوڑنے پر، اس پريشانی سے نجات كا طريقہ كيا ہے ؟

3 ـ اس دور ميں اسلامی معاشرہ جن خرابيوں ميں مبتلا ہے وہ اللہ جل شانہ اور رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم اور دين پر سب و شتم جيسے بيماری ہے، يہ نافرمان اور يہوديوں جيسے افراد يہ شنيع اور خطرناك عمل دوران ملازمت بہت كرتے ہيں ( لا حول و لا قوۃ الا باللہ ) تو كيا سب و شتم كے وقت ميرا ان لوگوں كے پاس باقی رہنا جائز ہے، يا كہ مجھے يہ ملازمت ترك كر دينی چاہيے ـ يہ علم ميں رہے كہ آزاد ملازمت كے ميدان ميں بہت ہی كم نوجوان دين كا التزام كرنے والے ہوتے ہيں، بہت سی جگہ پر ہم يہ دينی كمی پاتے ہيں، حتی كہ ہم ميں سے بہت ساروں كے ليے تو يہ طبعی معاملہ بن چكا ہے كہ اس برائی كو روكتے ہی نہيں، نہيں بلكہ اس سے بھی خطرناك بات تو يہ ہے كہ اسے تشدد اور عنصريت شمار كرتے اور اسے ملازمت ہی سے فارغ كر ديتے ہيں ؟

4 ـ كيا ملازمت كے دوران ميں نے جو تنخواہ لی ہے وہ حلال ہے يا حرام، اور اگر بالكل حرام ہے، يا اس كا كچھ حصہ حرام ہے تو مجھے كيا كرنا ہوگا، كيونكہ ميں نے ابھی يہ رقم خرچ نہيں كی ؟

5 ـ نماز كے متعلق عرض ہے كہ وہاں نماز ادا كرنے كے ليے كوئی جگہ مخصوص نہيں، جہاں ميں نماز ادا كروں،

صرف ايك كمره جو بطور سٹور استعمال ہوتا ہے، جہاں شراب بھی موجود ہے، تو كيا ايسی جگہ پر نماز ادا كر سكتا ہوں يا نہيں، اور اگر جائز نہيں تو مجھے كيا كرنا چاہيے ؟
اتنی لمبی كلام كرنے پر ميں آپ سے معذرت خواہ ہوں، ميری آپ سے گزارش ہے كہ آپ اس مسئلہ ميں نقلی اور عقلی دلائل كے ساتھ شرعی حكم بيان كر كے فتوى ديں تا كہ مجھے ذرا برابر بھی شك نہ رہے، ميں ان شاء اللہ آئندہ اس پر عمل كرونگا، اور جو مفتی يا ادارہ فتوى دے اس كی بھی توثيق كريں، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

اول:

اسلام ميں شراب اور خنزير قطعی طور پر حرام ہيں، اس كی حرمت كتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے، ذيل ميں ہم كتاب و سنت اور اجماع ميں سے حرمت كے دلائل پيش كرتے ہيں:

كتاب اللہ سے دلائل:

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

تم پر مردار، خون، اور خنزيز كا گوشت، اور جو غير اللہ كے نام پر ذبح كيا جائے حرام كر ديا گيا ہے... المآئدة ( 3 ).

اور ايك دوسرے مقام پر فرمان باری تعالى ہے:

اے ايمان والو! بات يہی ہے كہ شراب، جوا اور تھان اور فال نكالنے كے پانسے كے تير يہ سب گندی باتيں اور شيطانی عمل ہيں، تم اس سے اجتناب كرو تا كہ تم كامياب ہو سكو المآئدة ( 90 ).

جن مقامات اور جگہوں پر يہ اشياء فروخت كی جاتی ہوں، يا پھر ايسے ہوٹل جہاں يہ پيش كی جائے، وہاں ملازمت كرنا، ياجن برتنوں اور ميں يہ پيش كيے جاتے ہيں انہيں دھونا اور صاف كرنا، بھی حلال نہيں، بلكہ يہ گناہ و معصيت ميں معاونت اور شركت ہے، اور ايسا كرنے والا لعنت كا مستحق ٹھرتا ہے؛ كيونكہ صرف شراب نوشی كرنے والے پر ہی لعنت نہيں كی گئی بلكہ اسے اٹھانے والے پر بھی لعنت كی گئی ہے، اور ان جگہوں پر ملازمت كرنی گناہ و معصيت اور ظلم و زيادتی ميں معاونت ہے جو كہ حرام ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور معصیت و ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے المآئدۃ ( 2 ).

ان دونوں مسئلوں کے متعلق ذیل میں کچھ فتاوی جات ذکر کیے جاتے ہیں:

1 ـ مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

یہاں ہم ہالینڈ میں مسلمان نوجوان دینی امور کا التزام کرتے ہیں، لیکن جتنی بھی ملازمت اور کام ہیں وہاں شراب، اور ہوٹلوں میں خنزیر کا گوشت پایا جاتا ہے، اور دوسرے گوشت بھی ملتے ہیں، تو کیا جن برتنوں میں خنزیر کا گوشت پکایا اور تیار کیا جاتا ہے انہیں دھونے اور صاف کرنے کا کام کرنا جائز ہے، تا کہ روزی کمائی جا سکے ؟

آپ ہمیں اس کے متعلق معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو فائدہ دے اور ہمیں اور آپ کو نیکی کے کام کرنے کی توفیق سے نوازے، جزاکم اللہ خیرا.

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" جہاں شراب فروخت کی جاتی ہو، یا شراب نوشی کرنے والوں کو پیش کی جاتی ہو وہاں آپ کے لیے ملازمت کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی آپ ان ہوٹلوں میں ملازمت کریں جہاں خنزیر کا گوشت پکا کر پیش کرتے ہیں، یا خریداروں میں فروخت کرتے ہیں، چاہے وہاں اس کے علاوہ اور بھی کھانے اور گوشت ہوں، اور چاہے آپ کا کام فروخت کرنا، یا بطور ویٹر لوگوں کو کھانا پیش کرنا ہو، یا پھر برتن صاف کرنے کا کام ہو؛ کیونکہ اس میں گناہ و مصیت میں معاونت ہوتی ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور تم برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو .

اور اس پر مجبور ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کی زمین بہت وسیع ہے، اور مسلمان ممالك بہت زیادہ ہیں، اور شرعی طور پر مباح اور جائز کام بھی بہت زیادہ ہیں، اس لیے آپ کسی ایسے علاقے اور ملك یا شہر میں مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مل کر رہیں جہاں آپ کے لیے جائز اور مباح کام کرنے میں آسانی ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، بلا شبہ اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے یقینا اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر

رکھا ہے .

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو كوئى بھى اللہ تعالى كا تقوى اختيار كريگا تو اللہ تعالى تمہارے معاملے كو آسان كر ديگا .

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء ( 14 / 414 ).

2 ـ اور ايك سوال: خنزير كا گوشت فروخت كرنے والى جگہ پر ملازمت كرنے كے جواب ميں كميٹى كا علماء كا جواب تھا:

" اگر تو معاملہ ايسا ہى ہے جيسا بيان ہوا ہے تو آپ كے ليے وہاں ملازمت جارى ركھنا جائز نہيں؛ كيونكہ اس ميں گناہ و معصيت اور ظلم ميں معاونت ہوتى ہے جس سے اللہ سبحانہ وتعالى نے منع كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اور تم نيكى و بھلائى اور تقوى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو، اور برائى و گناہ اور معصيت و ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كے ساتھ تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو يقينا اللہ تعالى سخت سزا دينے والا ہے المآئدۃ ( 2 ).

اور ہم آپ كو نصيحت كرتے ہيں كہ آپ مذكورہ كام چھوڑ كر كوئى اور كوئى كام تلاش كريں، كيونكہ:

اور جو كوئى بھى اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرتا ہے، اللہ تعالى اس كے ليے نكلنے كى راہ بنا ديتا ہے، اور اسے روزى بھى وہاں سے ديتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھى نہيں ہوتا .

اور جو شخص بھى كوئى چيز اللہ تعالى كے ليے ترك كرتا ہے تو اللہ اللہ تعالى بھى اس كے عوض ميں اسے اس سے بھى بہتر عطا فرماتا ہے.

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ صالح الفوزان.

الشيخ عبد العزيز آل شيخ.

الشيخ بكر ابو زيد.

ديكهيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء ( 14 / 436 ).

دوم:

اور آپ نے اس حرام ملازمت اور ان حرام كاموں كے عوض جو تنخواہ لي اور مال كمايا ہے اس ميں سے جو كچھ آپ نے خرچ كر ديا اور اپنے تصرف ميں لاچكے ہيں تو اس كے مقابلہ ميں آپ كو كچھ دينے اور نكالنا لازم نہيں، اور اس مال ميں سے جو رقم آپ كے پاس باقى اور آپ كے پاس ہے تو وہ رقم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں صرف كر ديں، ليكن اس ميں سے آپ كوئى فائدہ نہ اٹھائيں.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص كسى يورپى ملك ميں ملازمت كے ليے گيا اور اسے عيسائيوں كے ايك ہوٹل ميں ملازمت ملى جہاں خنزير كا گوشت پيش كيا جاتا ہے، اور وہ يہ گوشت پكانے كا كام كرتا ہے، اور اس نے اس ملازمت سے كچھ رقم بھى جمع كر ركھى ہے، اس ملازمت كا دين اسلام ميں حكم كيا ہے ؟

اور اس رقم كا حكم كيا ہوگا، اور وہ اس ميں كس طرح تصرف كر سكتا ہے ؟

اور اگر اس رقم ميں سے اگر وہ كسى دوسرے شخص كو ہديہ اور تحفہ ديتا ہے تو كيا وہ اسے قبول كر لے يا كہ وہ حرام مال شمار ہوگا، اور اسے قبول كرنا جائز نہيں ؟

كميٹى كے علماء كرام كا جواب تھا:

" يہ حرام كمائى ہے، اور اس شخص كو اس كام سے توبہ كرنى چاہيے جس سے اس نے يہ كمائى كى ہے، اور وہ فورى طور پر يہ كام ترك كر كے اپنے كيے پر نادم ہو كر آئندہ ايسا نہ كرنے كا عہد كرنا ہوگا، اور اس كے ليے اس كمائى ميں سے باقى ماندہ رقم سے كوئى فائدہ حاصل كرنا جائز نہيں، اور نہ ہى وہ اسے بطور ہديہ اور تحفہ دے سكتا ہے.

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفی.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 14 / 413 ).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جن بھائیوں کو امریکیوں کی جانب سے مشکلات پیش آتی ہیں اور انہیں ان کے علاوہ کہی اور ملازمت بھی نہیں ملتی، اور پھر وہ ملازمت بھی شراب اور خنزیز کا گوشت فروخت کرنے والی دوکانوں پر ملتی ہے، ان کے اس کام اور اس کام سے حاصل ہونے والی تنخواہ کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس کام سے حاصل ہونے والا مال حرام ہے؛ کیونکہ جب اللہ سبحانہ وتعالی نے کوئی چیز حرام کی ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کردی ہے، اور مسلمانوں پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ آپس میں ایك دوسرے کا تعاون کریں، اور اس شخص کے لیے کوئی ایسا کام تلاش کریں جو اس کی گزران زندگی میں ممد و معاون ثابت ہو اور وہ زندگی بسر کر سکے"

ماخوذ از: فتاوی المکتب التعاونی جدہ سوال نمبر ( 6 ).

مزید تفصیلات دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر ( 78289 ) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم:

اگر آپ وہاں سے جانے کی استطاعت رکھتے ہیں تو پھر آپ کے لیے اللہ تعالی کی ذات کو برا کہنے والوں کے ساتھ رہنا حلال نہیں، یہ تو اس صورت میں ہے جب آپ کا کام مباح اور جائز ہوتا تو یہ بھی ان ضروریات میں شامل نہیں تھا کہ آپ کے لیے وہاں رہنے کو مباح کر دیتا، تو پھر اگر وہ اصلا کام ہی حرام ہو تو کیسے وہاں رہنا جائز ہو سکتا ہے ؟!

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا:

کیا اللہ تعالی کو گالی دینے والوں کے درمیان موجود رہنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ایسے افراد کے پاس موجود رہنا جائز نہیں جو لوگ اللہ تعالی کو برا کہتے اور گالی دیتے ہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی اپنی کتاب میں تم پر اپنا یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہوئے یا اس کا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تك کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، ( ورنہ ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی سب منافقوں اور تمام کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء ( 140 ).

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین ( 2 ) سوال نمبر ( 238 ).

چہارم:

شراب والے سٹور میں آپ کا نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ یہ اس عظیم عبادت کی ادائیگی کے لیے کوئی مناسب جگہ نہیں، لیکن اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، اور نہ ہی آپ کے لیے وہاں ادا کردہ نمازوں کی دوبارہ ادائیگی لازم آتی ہے.

مسلمان شخص کو نماز کی ادائیگی کے اوقات اور اس کی ادائیگی کی پابندی کا بہت زیادہ اہتمام اور خیال کرنا چاہیے، اور اسے بہتر اور اچھی حالت میں بہترین اور خوبصورت لباس پہن کر نماز ادا کرنی چاہیے، اور جہاں نماز ادا کرے وہ جگہ بھی پاك صاف ہو، لیکن اختیار کی حالت میں یہ مکروہ ہوگا.

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نماز کی ادائیگی کے وقت آگے تنور، یا آگ یا کوئی اور ایسی چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہو لیکن وہ نماز کی ادائیگی میں اللہ کے لیے ادا کرنے کی نیت کے متعلق باب "

زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھ پر دوران نماز آگ پیش کی گئی "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مصنف رحمہ اللہ نے ترجمہ الباب ( یعنی باب کے عنوان ) میں اس کی کراہت وغیرہ کی کوئی صراحت نہیں کی؛ تو اس سے یہ احتمال پیدا ہوتا ہے کہ اس سے مصنف کی مراد اس میں فرق کرنا ہے کہ اگر قبلہ رخ ایسی کوئی چیز ہو اور وہ اسے زائل کرنے یا وہاں سے ہٹنے پر قادر ہو، اور جو شخص قادر نہ ہو، اس میں فرق ہے، تو دوسرے کے حق میں مکروہ نہیں، اور یہ چیز باب میں بیان کردہ حدیث کے بھی مطابق ہے.

اور پہلے کے حق میں مکروہ ہو گا، جیسا کہ اس کی صراحت ہو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مجسموں کے بارہ میں آگے بیان ہو گی، اور جس طرح کہ ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے تنور یا آگ کے گھر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری ( 1 / 629 ).

اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ شراب کی حالت تو اس چیز سے بہت کم ہے جس کی اللہ کے علاوہ بطور معبود عبادت کی جاتی ہے، اور پھر قبلہ رخ ہونے سے بھی اس کی حالت کم ہے.

واللہ اعلم .